



ڈینل عبدالحی مور

انجم نعیم

خوانی اور تحریر یکل مصروفیات کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ حالانکہ سیاسی موضوعات ان کی شاعری کا مرکزی موضوع نہیں ہیں لیکن ان کے نزدیک سیاسی واردات سے مبتلا ہوتا ہے۔ ان کتابوں کو پہلے سے ملے شدہ ممکن بھی نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں ”گوہ میں شائع کیا تھا۔ ان کی مشہور تصنیف ”دی رمضان سوئٹ“ پہلی بار ۱۹۶۲ میں شائع ہوئی۔ رمضان کے پس مظہر میں کمی کی طرح قلیلہ بلغیا کی رنگ پر اسے ملکی روایت کی حالت میں دیا گیا تھا۔ اسے ایک ”سیاسی“ شاعر نہیں ہوں لیکن عام طور پر، میرا میلان غنائی اور سر ریٹنک ہوتا ہے، حالانکہ شعری کا وہ بھیش ایک سیاسی بیان ہوتی ہے خواہ وہ کتنا ہی ایضًا ہوئی مختلف موضوعات پر نظموں کا یہ مجموعہ پہلی نظر میں تو یہ مبہی نظموں کا ایک طویل نظم مسلسل نظر آتا ہے لیکن اس کتاب کے دیباچہ نگار ایلن عبدالحق گودلاس کے مطابق صفت سانی اور زوالسانی معانی و منہوم سے شر برکتی تھے جانتے ہو گا۔“

ڈینل عبدالحی مور کی پیشتر شاعری روحاںی تجربات اور صوفیت تصورات کا اظہار ہے لیکن اس کے باوجود معاصر امریکی ادب میں اسے سانیٹ ”رازین“ کی رہبری کا فریضہ انجام دیتا ہے۔ ”خود و میثقل عبدالحی مور کہتے ہیں کہ جو ایک ایسا کا ذکر کرتے ہوئے کوئی بار کس دیہم و جو شعری بوطیا پر ان کی دست رست ہے جو ان کی تحقیقات کو فن پارہ ہاتی ہے۔ وہ کہتے ہیں ”میں شاعری میں بیش اعلیٰ ترین معیار شاعری کا فن اپنے معیار سے کافی اوپر ہے۔“

میں شاعری کا فن اپنے معیار سے کافی اوپر ہے۔“ کے لئے کوشش رہتا ہوں اور اس شمن میں اس وقت سور کے پاس ان کی غیر مطبوع تحقیقات کا کافی سرمایہ موجود ہے۔ وہ کہتے ہیں ”اس وقت میرے پاس کم و بیش ۲۰ ہوں جن کی زبان نے بھیش افکار و خیالات اور تصورات کا ذخیرہ ہے جسے میں خود اپنے چھاپ خانے، ”دی ڈینل آف آفرت“ اور مسودات کا ذخیرہ ہے۔“ اس وقت میرے پاس کم و بیش ۲۰ ہوں جن کی مجموعے ”دی ڈینل آف آفرت“ اور ”ہیلیز کوہیٹ“ ”منظر عالم پر آئے۔ ۱۹۹۰ میں وہ اپنے اہل خاندان کے ساتھ قلیلہ بلغیا منتقل ہو کے علاوہ ”پیوس پونزی گیریجک“ میں نظم گے جہاں ان کی تحقیقی سرگرمیاں جاری ہے اور بھی میری بھی آرزو ہے۔“

ریجن۔ ان کی مقبول کتابیں ”دی زین روک گارڈین“ اور ”ویریوزڈم“ اسی دور کی یادگار ہیں۔ ان کتابوں کو پہلے سے ملے شدہ پروجیکٹ کی طرح قلیلہ بلغیا کی رنگ پر اسے نے شائع کیا تھا۔ ان کی مشہور تصنیف ”دی رمضان سوئٹ“ پہلی بار ۱۹۶۲ میں شائع ہوئی۔ رمضان کے پس ملکی روایت کی حالت میں سامنے آیا اس نے ان معاصر تقدیموں کو بھی خاموش کر دیا جو اپنی روایت کی حصار سے لکھنا بھی گناہ تصور کرتے تھے۔

عمل کے اچانک رک جانے کو محض معاصروں نے ”ڈینل مور پر محروم“ ہونے کا الزام لگایا تھا لیکن ان کے ذریعہ پیش کئے گئے ادب میں ڈینل و قلمی واردات کا جو ایک سر ریٹنک تجربہ فن پاروں کی ملک میں سامنے آیا اسے ایک سالہ سکوت کو آپ ان کے تحقیقی سفر میں ایک قلب ماہیت کا دور کہ سکتے ہیں۔

ہیئت تحریک سے وابستہ ۲۰ کی دہائی میں ادب کے مظہر نامے پر ابھر کر سامنے آنے والے شاعروں میں ڈینل مور اپنے سنبھیدہ شعری روایے کی وجہ سے شروع سے ہی اپنی ایک خاص پہچان رکھتے تھے۔ ان کا پہلا مجموعہ کلام ”ڈاون دیزن“ لارنس فرنکینی کے اشاعتی ادارے سیٹی لائس بکس ہے ہیئت تحریک کے مرکزی حیثیت حملقی سکوت کے زمانے میں ہی ۱۹۷۲ میں ڈینل مور جواب ڈینل عبدالحی مور ہو چکے تھے کا دوسرا مجموعہ ”برٹ ہارت اونووی وارڈیم“ شائع ہوا۔ اس مجموعے میں شامل نظموں میں ان کی شاعری کے مرکزی موضوع میں آنے والی تجدیلی کا واضح اشارہ نظر آنے لگتا ہے جسے مور ”زندگی کے اصل تجربات کا بیان“ کہتے ہیں۔ اس دور کی شاعری کا ذکر کرتے ہوئے کوئی بار کس کے گزرنے کے دوران اچانک خاموش ہو جاتے ہیں اور یہ خاموشی دس سال تک چلتی ہے۔ ان کے ہم عصروں کے لئے یہ سکوت حرمت کا ضرور سبب تھا لیکن وہ اسے خود ایک گہری سرمیتی اور روحاںیت کی نئی دنیا کی حلاش قرار دیتے ہیں۔ یہ وہی گہری سرمیتی اور روحاںیت کی حلاش ہے جو کسی نہ کسی ملک میں لارنس فرنکینی، ٹیمس اور ایلین گنسنگ کی تحقیقات میں نہیاں ہو کر ادب کے ایک معتبر باب کے طور پر سامنے آئی اور جس نے اوبی روایت کی ایک نئی شاخت قائم کی۔ روایت